## سوال

(582)فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی مل کر اجتماعی طور پر دعا کریں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحوث العلمیہ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کی طرف سے اس سوال کا پہلے بھی جواب دیا جا چکا ہے جو کہ حسب ذیل ہے :

''عبادات توفیقی ہیں۔ لہذا عبادات کے اصل عدد کیفیت اور جگہ کے بارے میں کسی شرعی دلیل کی بنیاد پر ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مشروع ہے تو اس ضابطہ کی بنیاد پر جب ہم اس اجتماعی دعاء کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہیں ہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل یا تقریر سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔ اور ساری خیر وبرکت آپ کی سنت کی اتباع میں ہے اور اس مسئلہ میں قطعی دلائل سے ثابت جو آپ کی سنت ہے اور جس کے مطابق آپ کے خلفاء راشدین حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمۃ اللہ علیہ نے عمل کیا وہ اجتماعی طور پر دعاء کا نہ کرنا ہے اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کے خلاف عمل کرتا ہے' تو وہ مردود (عمل) ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد»

(صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلۃ۔۔۔ ح :1718۔ و صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب رقم :20)

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں ہے تو وہ مردود ہے''

لہذا جو امام سلام کے بعد دعاء کرتا ہے مقتدی اس کی دعاء پر آمین کہتے ہیں اور سب نے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھا رکھے ہوتے ہیں۔ ان سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اپنے اس عمل کے اثبات میں کوئی دلیل پیش کریں ورنہ یہ عمل مردود قرار پائے گا۔

اس اصولی بات کی وضاحت کے بعد اب ہم یہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا تھی؟ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ آپ سلام کے بعد تین بار پڑھتے۔ «استغفر اللہ» اور پھر پڑھتے :

«اللهم انت السلام ‘ومنک السلام ‘تبارک یاذاالجلال والاکرام» (صحیح مسلم)

''اے اللہ!توسلام ہے،تیری ہی طرف سے سلامتی ہے،بڑا برکت والا ہے تو!اے عظمت وجلال اوراکرام واحسان کے مالک''

امام اوزاعی سے پوچھا گیاکہ استغفارکیسے کیا جائے۔؟توانہوں نے یہ فرمایاکہ بندہ یہ کہے:

«استغفراللہ استغفراللہ» (صحیح مسلم)

''میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔''

یہ مسلم ترمذی اورنسائی کی روایت ہے نسائی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ:

«ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذاانصرف من صلاتہ» (سنن نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازسے فارغ ہوتے تو یہ کہتے۔۔۔''

ابوداؤدکی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ:

«ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذاارادان ینصرف من صلاتہ استغفر اللہ ثلاث مرات ثم قال: اللھم انت السلام» (سنن ابی دائود)

رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازسے پھرتے توتین بار«استغفر اللہ» پڑھتے اورپھر یہ پڑھتے «اللھم انت السلام»

ابوداؤداورنسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے:

«اللهم انت السلام ‘ومنک السلام ‘تبارک یاذاالجلال والاکرام» (صحیح مسلم)

مسلم میں واردمولی بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط میں یہ بھی لکھوایاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہرفرض نمازکے بعدیہ پڑھاکرتےتھے۔

«لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ ‘لہ الملک ولہ الحمد ‘وہو علی کل شئ‌ء قدیر اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد» (صحیح بخاری)

‘‘اللہ کے سواکوئی معبودنہیں،وہ اکیلا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں،اسی کا یہ تمام ملک ہے اوراسی کےلئے تمام تعریف ہے اوروہ ہرچیز پرقدرت رکھنے والا ہے۔اے اللہ!جوچیز تو عطافرمائے اس کوکوئی روکنے والا نہیں اورجوتونہ دے اس کا کوئی دینے والا نہیں اورکسی دولت مندکواس کی دولت (تیری پکڑسے) نہیں بچاسکتی۔''

مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے۔جوحضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرفرض نمازسے سلام پھیرنے کے بعدیہ پڑھاکرتے تھے:

للھم انت السلام ‘ومنک السلام ‘تبارک یاذاالجلال والاکرام ‘لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ ‘لہ الملک ولہ الحمد ‘وہو علی کل شئ‌ء قدیر ‘لاحول ولاقوۃ الاباللہ ‘لاالہ الااللہ ‘ولانعبد الاایاہ ‘لہ النعمۃ ولہ الفضل ‘ولہ الثناء الحسن ‘لاالہ الااللہ مخلصین لہ الدین ‘ولوکرہ الکافرون» (صحیح مسلم)

''اے اللہ! توسلام ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، بڑا برکت والا ہے تو! اے عظمت وجلال اوراکرام واحسان کے مالک! اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، کوئی اس کا شریک نہیں ہے، اسی کا سارا ملک ہےاوراسی کی ساری تعریف ہے اوروہی ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس کے سوا کسی کی بھی عبادت نہیں کرتے، اسی کی عطا کردہ سب نعمتیں ہیں اوراسی کا (ہم پر) فضل واحسان ہے، اسی کی سب اچھی تعریفیں ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم تو پورے اخلاص کے ساتھ صرف اسی کے دین کے ماننے والے ہیں خواہ کافروں کو یہ برا لگے۔''

اور صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» (صحیح مسلم)

''جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس (33) مرتبہ سبحان اللہ تینتیس (33) مرتبہ الحمد للہ تینتیس (33) مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ نناوے (99) کلمات ہوگئے اور یہ پڑھ کر کلمات کی تعداد ایک سو (100) کردے کہ:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» تو اس کے گناہوں کو معاف کردیا جائے گا۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

اور جو شخص اس سلسلہ میں مزید دعایئں معلوم کرنا چاہے تو اسے جامع کتابوں کے ''کتاب الادعیہ'' کی طرف رجوع کرنا چاہیے مثلاً ((جامع الاصول مجمع الزوائد اور المطالب لعالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ)) وغیرھا۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ (فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

## صفحہ نمبر 465

## محدث فتویٰ